پڑوسی کے حقوق

ڈاکٹر محمد عارف شہزاد۔ چیئرمین سلفیہ اکیڈمی، فیصل آباد

قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ نے دنیا میں ہر قسم کی تکریم و تعظیم ادب و آداب سکھلا دیئے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کی خبر گیری۔ ایک دوسرے سے باہمی امداد و تعاون۔ باہمی اتفاق و اتحاد کے مظاہرے بھی اسی ہدایت و درس میں شامل ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے پڑوسیوں کے حقوق کی بڑی تاکید و تلقین فرمائی ہے۔ ان کے ہر طرح کے خیال رکھنے اور دیکھ بھال سے لیکر انکی عزت و عظمت مال و دولت تک کے تحفظ کی ذمہ داری تک عائد فرمائی ہے۔

اگر ایسے ہی ہر فرد و بشر حقوق کے لحاظ و اعتبار سے پڑوسیوں کا خیال رکھنا شروع کر دے تو عین ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ نسل انسانی باہمی جنگ و جدل، بغض، نفرت، کدورت سے دور ہو کر باہمی الفت و محبت، چاہت، رحمت اخلاق واخلاص اور امن وامان کا عظیم مظاہرہ پیش کر کے دنیا کو گل و گلزار بنا کر دنیائے عالم کو امن و آشتی کا گہوارہ بنا سکتی ہے۔ مگر ہم لوگوں نے اس جذبہ کی اس قدر ناقدری کر دی ہے کہ ہم لوگ پڑوسیوں کے حقوق کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ان کے حقوق کو دبا لینا ان پر ڈاک ہوئے ان کے حقوق کو دبا لینا ان پر ڈاکہ حقوق کو دبا لینا ان پر ڈاکہ ڈالنا باعث فخر خیال کرتے ہیں۔

بلکہ پڑوسی کی عفت و عزت کو سربازار رسوا کرنا، ذلیل کرنا اس کی جگ ہنسائی کرانا بھی اپنے فرائض منصبی میں سے خیال کرتے ہیں۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی بہترین مثال صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ دیگر اقوام نے اپنے پڑوسیوں کا ذرہ برابر بھی احساس و خیال نہ کیا۔

قرآن کریم نے سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا ہے:

واعبدو الله ولا تشرکوا به شیئا و بالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب و ابن السبیل۔"

ترجمہ:۔ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اہل قرابت، یتیموں، مسکینوں کے ساتھ اور نزدیک والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو۔

قرآن مجید نے اس مقام پر جہاں اللہ کی عبادت کی تاکید کی وہاں اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے سے بھی منع فرمایا ہے اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، دوستوں کے علاوہ پڑوسیوں کے حقوق کا بھی لحاظ کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کی بڑی عزت و تکریم فرمائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک رکھنے کے بارہ میں اس قدر تاکید کرتے تھے۔ مجھے ان کی تاکیدوں سے یہ گمان ہوا کہ پڑوسی کو وراثت میں بھی حصہ ملے گا۔ (مشکوۃ)

ایک بار حضور ﷺ نے پڑوسی کے حقوق بتائے۔ اگر وہ تجھ سے مدد مانگے اس کی مدد کر۔ اگر قرض مانگے تو قرض دے اگر وہ بیمار

ہو تو اس کی عیادت کر۔ اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں ساتھ جا۔ اور اگر اس کو خوشی ملے تو اس کو مبارکباد دو۔ اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کے لئے جاؤ۔ اور پڑوسی کے اجازت کے بغیر اپنا مکان اونچا نہ بناؤ۔ جس سے اس کی ہوا رک جائے اور اس کا گھر بے پردہ ہو جائے اور اگر تم کوئی پھل خریدو تو اس کو بھی ہدیہ دو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اس پھل کو اس طرح پوشیدہ رکھو کہ وہ نہ دیکھ سکے اور اس پھل کو تیری اولاد باہر لے کر نہ نکلے تاکہ پڑوسی کے بچے اس کو دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں۔ اس کی لغزش سے درگزر کرو۔ اس کے عیوب کے کھوج میں نہ رہو۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر کی خبر گیری کرو۔

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک

کی بہترین مثال صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے دیگر اقوام نے اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا ذرہ بھر بھی احساس و خیال نہ کیا۔ پڑوسی دور کا ہو یا نزدیک کا ہر طرح کا خیال رکھنا لازم ہے۔

البتہ قریب کے پڑوسی سے ابتداء کرنی چاہیئے۔

حضرت عائشہ نے نبی اکرم ﷺ سے ایک بار سوال کیا۔ میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں اگر سلوک کروں کس سے کروں۔ آپ نے فرمایا:

"الی اقربھما منک ۔"

جس کا دروازہ تیرے دروازے سے قریب ہو۔

پڑوسی کئی اقسام کے ہیں مثال کے طور پر محدث ابو تمیم نے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان نقل فرمایا ہے کہ پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جس کے تین حقوق (۱) پڑوسی کا حق (۲) رشتہ داری کا حق (۳) اسلام کا حق ۔ دوسرے وہ ہیں جن کے دوہرے حق ہیں۔ (۱) پڑوسی کا حق (۲) اسلام کا حق۔ تیسری قسم وہ ہے جس کا ایک ہی حق ہو وہ غیر مسلم پڑوسی یا اہل کتاب۔

جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ صحابہؓ کے مجمع میں آپ ﷺ نے تین بار کہا۔

(منتخب کنز العمال ج ۳ ص ۳۸۳)

پڑوسیوں کا ہر طرح خیال رکھنا چاہئے اور تکریم کرنی چاہئے حتی کہ ان کے بچوں کا بھی احترام کرنا ضروری ہے۔ انکی مستورات کا بھی از حد خیال رکھنا بلکہ پڑوسی کی عدم موجودگی میں ان کی عزتوں کی حفاظت کرنا نہایت درجہ اعلی ارفع نیکی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا زنا حرام ہے۔ اللہ اور رسول خدا نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ لیکن دس بدکاریوں سے بڑھ کر بڑی بدکاری یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے ۔ چوری حرام ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کو حرام کیا ہے۔ لیکن دس گھروں میں چوری کرنے سے بڑھ کر یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔ (ادب المفرد۔ منتخب کنز العمال)

اسلام رحمت ہی رحمت ہے اگر اس کے حقوق معاملات پر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اپنے اندر انسانی زندگی کے پرامن گزر اوقات کی تمام تر تدبیروں کا لحاظ رکھتا ہے اور اپنے ماننے والوں کے اخلاص کے مطابق عزت و وقار کی دہلیز مہیا کرتا ہے۔ پڑوسیوں کے حقوق کی ۔ یہی ایک مثال اسلام کا بہترین اور ارفع مضمون ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم گوشت پکاؤ تو شوربہ زیادہ لگاؤ تاکہ اس میں تمہارے پڑوسیوں کے لئے بھی وسعت ہو جائے۔ (مسند احمد ج ۳)

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک مروت و فیاض کے بہت سے واقعات تاریخ اسلام میں موجود ہیں۔ حضرت ابن المقنع اپنے پڑوسی کی دیوار تلے بیٹھا کرتے تھے ایک دن یہ بات ان کے علم میں آئی کہ ان کا پڑوسی مقروض ہو گیا ہے۔ اس بنا پر وہ اپنا گھر فروخت کرنا چاہتا ہے۔ دل میں خیال کیا کہ ہم اس کے گھر کے سایہ میں بیٹھے اور اس کے سایہ کا کچھ حق ہم نے ادا نہ کیا۔ یہ سوچا اور اس کے گھر کی مطلوبہ قیمت ادا کردی اور کہا اب تم کو قیمت مل چکی قرض وغیرہ میں خرچ کرو۔ اب اس کے فروخت کرنے کا ارادہ ترک کردو۔ (احیاء العلوم)

پڑوسی کے ساتھ اچھا رویہ اپنانا چاہئے کہ اس عمل سے نہ صرف نیکی ملتی ہے بلکہ جنت بھی ایسے ہی عمل سے ملے گی۔

ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کے مجمع میں تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہے

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ (مسند احمد ج ۲)

ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ غلام نامی عورت نماز ' روزہ ' صدقہ میں بڑی پابند ہے۔ مگر بد زبانی وزبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کی بہت ستاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ جہنم میں جائے گی۔ پھر انہوں نے کہا اس کے بالمقابل ایک عورت ہے جو نماز ' روزہ وغیرہ میں اس عورت کی مانند نہیں ہے مگر اس کے پڑوسی اس سے بہت خوش ہیں وہ کس کو تکلیف نہیں دیتی آپ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں جائیگی۔ (مسند احمد ج ۳)

پڑوسیوں کے حقوق میں یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ جب انکی بچیوں کی شادیاں ہوں تو انکی مدد کرنی چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس بصرہ میں قیام فرماتھے آپ کے پڑوس میں غریب کی بچی کی شادی قریب آئی تو بصرہ کے شیوخ نے توجہ دلائی تو حضرت نے کنجی مشائخ کے حوالے کی تاکہ جتنی چاہیں امداد لے لیں۔ مشائخ نے انہیں خود نکال کر دینے کو کہا تو آپ نے چھ تھیلیاں نکالیں۔ ہر ایک تھیلی میں ایک ہزار درم تھے۔ دیکھ کر فرمایا۔ ان سے اپنا کاروبار درست کرو سامان جہیز جو لڑکی کو دیا جائیگا اس کا انتظام بھی میرے ذمہ ہے۔ (الاستیعاب)

قیامت کے دن بھی پڑوسی شکایات لیکر آئیں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا بہت سے پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے خلاف حق تعالیٰ سے یہ شکایت کریں گے۔ کہ فلاں فلاں پڑوسی نے میری ضروریات وحاجات کے سامنے اپنے دروازے کو بند رکھا ہے۔ (ادب المفرد)

پڑوسیوں کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

حضرت انس ؓ نے فرماتے ہیں ' کسی بندہ کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو۔ اور اس کا دل درست نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسکی زبان درست نہ ہو۔ اور کوئی آدمی جنت میں داخل نہ ہو گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ (مسند احمد)

پڑوسیوں کا احساس کرنا لازمی امر ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف ؓ کسی معاملہ میں کسی پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے اتفاقاً ابو بکرؓ کا گزر ہوا منظر دیکھا آپ نے اچھے انداز میں فرمایا: پڑوسی سے جھگڑا نہ کرو۔ پڑوسی تو ہمیشہ ساتھ رہے گا اور سب لوگ تماشہ دیکھ کر چلے جائیں گے۔

بقیہ: جہالت کی تاریک غاروں سے نورِ اسلام تک

اور چاروں طرف سے جھنڈے ہی جھنڈے بلند ہونے لگے اور افواج اسلامیہ سمرقند سے نکلنے لگیں۔

کاہن نے حیرت سے پوچھا یہ کیا ہے ؟ لوگوں نے بتایا کہ فیصلہ نافذ ہو گیا اور لشکر جا رہا ہے۔

یہ وہ لشکر ہے جو مدینہ منورہ سے چلا تھا تو سمرقند تک کوئی طاقت اس کے سامنے ٹھہر نہ سکی۔ اسی لشکر نے قیصر وکسریٰ اور خاقان چین کے ٹڈی دل لشکروں کو کچل دیا تھا۔ آج اسے دبلے پتلے نحیف ونزار اور پست آواز والے بوڑھے کی آواز نے نکال باہر کیا۔ اب یہ لشکر سرحد پر جا کر دستور کے موافق دعوت اسلام دے گا۔ یہ قبول نہ ہونے کی صورت میں جزیہ طلب کرے گا ' جزیہ نہ ماننے کے بعد اعلان جنگ کرے گا۔

تو کیا اب سمرقند اس لشکر کو روک سکے گا جسے روم وایران اور چین کی افواج نہ روک سکیں اور کیا مندر کے پتھر اس سیل رواں کو روک سکیں گے ؟ نہیں ہر گز نہیں!

کاہن اپنے ساتھیوں سے پوچھنے لگا کہ تمہارا کیا خیال ہے ؟

سمرقندی بھائی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں "اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً عبده و رسوله" کاہن بولا کہ میں بھی کلمہ توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔ کاہن کے مسلمان ہونے پر پورا سمرقند نعرہ تکبیر سے گونج اٹھا۔ مسلمان فوجیں ' سمرقند میں داخل ہو گئیں۔ نہ کوئی حاکم رہا نہ محکوم ' نہ غالب نہ مغلوب ' سب کے سب بھائی بھائی بن گئے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی

جماعت اہلحدیث تالپور کے بانی وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

سردار حاجی واحد بخش خان ڈویژنل امیر جماعت اہلحدیث ' سرپرست ادارہ کلیۃ البنات وبانی جماعت تالپور 19 اپریل کی صبح مختصر علالت کے بعد نشتر ہسپتال میں وفات پاگئے۔ جن کا نماز جنازہ بعد نماز ظہر انکے آبائی گاؤں تالپور میں قاری عبدالرحیم کلیم مدیر مرکز التوحید ڈیرہ غازیخان نے پڑھائی۔ جسمیں پورے علاقے کے علماء واحباب جماعت نے شرکت کی۔

ہم دعا کرتے ہیں اللہ انکے لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔

شریک غم دعاگو :- **اعجاز الحق** ناظم نشر واشاعت

مرکز التوحید اہلحدیث چوک چورہٹہ ڈیرہ غازیخان